ادارۃ خدمۃ القرآن الکریم کراچی

دورۃ القرآن الکریم و علومہ

سبق نمبر (1)

زیرِ تدریس

خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

رئیس مرکز الافتاء و الارشاد گلستانِ جوہر کراچی

ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00

بمقام: مسجد اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی

دورۃ القرآن الکریم و علومہ

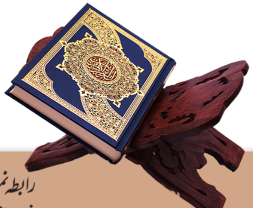

رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993

بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

عنوانات کا جدول

دورۃ القرآن الکریم کے شرکاء کی سہولت کے لیے ان تمام عنوانات کو ایک جدول میں پیش کیا جاتا ہے، جن پر بتوفیقہٖ سبحانہ وتعالیٰ مباحث پیش کی جائیں گی:

۱. حقوق القرآن الکریم
۲. مضامین القرآن الکریم
۳. ضرورت القرآن الکریم
۴. خصائص القرآن الکریم
۵. اعجاز القرآن الکریم
۶. نزول القرآن الکریم
۷. ترجمہ القرآن الکریم
۸. اسلوب القرآن الکریم
۹. جمع القرآن الکریم
۱۰. کتابہ القرآن الکریم
۱۱. ترتیب القرآن الکریم
۱۲. حفاظت القرآن الکریم
۱۳. حفظ القرآن الکریم
۱۴. نسخ القرآن الکریم
۱۵. سوَر القرآن الکریم
۱۶. علوم القرآن الکریم
۱۷. حقائق القرآن الکریم
۱۸. تاثیر القرآن الکریم
۱۹. حقوق القرآن الکریم
۲۰. مقام القرآن الکریم
۲۱. وحدۃ القرآن الکریم
۲۲. آداب القرآن الکریم
۲۳. ارض القرآن الکریم
۲۴. قصص القرآن الکریم
۲۵. اصطلاحات القرآن الکریم
۲۶. امثال القرآن الکریم
۲۷. اصحاب القرآن الکریم
۲۸. تراجم القرآن الکریم
۲۹. تفسیر القرآن الکریم
۳۰. تدریس القرآن الکریم

سبق نمبر(1)

حقوق القرآن الکریم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

قرآن پاک کے پانچ حقوق ہیں جن کی ادائیگی ہر جن وبشر پر لازم ہے، یہ حقوق نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں:

حقوق القرآن الکریم

قرآن پاک وہ حقوق جن کے بارے میں مسلمان آخرت میں مسئول ہوں گے۔ وہ یہ ہیں:

① قرآن کریم پر ایمان

قرآن کریم پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اسے دل سے ارشادِ الٰہی یقین کرنا اور اگر کہیں جبر و تشدد کی فضاء نہ ہو تو زبان سے اس کا کھلا اقرار کرنا۔

② قرآن کریم کا ادب و احترام:

اسے رکھنے، لکھنے، چھونے، پڑھنے اور دیکھنے میں اس کی تعظیم و تکریم اور اس کا اکرام و اجلال بجالانا۔ اسے سر کے نیچے رکھنا، اس کے اوپر کوئی چیز رکھنا اور اس کی طرف پیچھا کرنا اس کی طرف پاؤں پھیلانا، اسے ناپاک ہاتھوں میں دینا، یہ سب امور اس کے ادب و احترام کے خلاف ہیں۔

وقد اطنب ابن حجر ھھنا بذکر الفروع الفقیۃ المتعلق بالقران الکریم من تحریم توسد المصحف و تحریم مد الرجل ووضع الشئ فوقہ واستدبار (مرقاۃ)

علامہ زرکشی ''برہان'' میں لکھتے ہیں: **ویکرہ مد الرجلین الی شئ من القرآن او کتب العلم** (البرہان جلد۱، ص۴۷۸)

ترجمہ: قرآنی آیات اور دینی کتابوں کی طرف پاؤں دراز کرنا مکروہ ہے۔ ملتقی الابحر کی شرح مجمع الانہر میں ہے کہ قرآن کی طرف پاؤں دراز کرنا مکروہ ہے۔ (ملتقی الابحر، جلد۱، ص ۳۴)

③ قرآن کریم میں تذکّر و تدبّر:

کتابِ ہدایت میں غور اور فکر کرکے اس سے زندگی کی راہیں دریافت کرنا۔ قرآن پاک کی بیشمار آیات میں قاری کو ان میں تدبّر و تفکر کرنے کا حکم دیا گیا۔

④ قرآن کریم کے احکام پر عمل:

عمل بالقرآن سے اپنے اخلاق و معاشرے کی اصلاح اور آخرت کی فلاح حاصل کرنا۔

⑤ قرآن کریم کی تبلیغ وتبیین:

اسے آگے پہنچانا اور اس کی مرادات کو کھولنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ کے تحت قرآن کریم اپنی امت کو پہنچایا پھر آپ نے حکم الٰہی وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ کے تحت انہیں قرآن کریم پڑھایا، انہوں نے آگے تابعین تک یہ دولت پہنچائی۔

انسان خسارے سے تبھی نکلتا ہے، جب قرآن کریم کو اگلوں تک پہنچانے کی ذمہ داری قبول کرے اور اس راہ میں جو تکلیفات آئیں، انہیں صبر سے برداشت کرے، اس پر تمام زمانے کے تغیرات کی کھلی شہادت موجود ہے۔

﴿وَالۡعَصۡرِ ۝ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ﴾

انقلاب جہاں واعظ رب ہیں دیکھو
ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

قرآن پاک کے یہ پانچ حقوق ادا کرنا باعتبار مقاصد ہر جن و بشر کے ذمہ ہیں خواہ مرد ہو یا عورت۔

ضروری تنبیہ

اس کی مختلف آیات کی روحانی تاثیر وروایات اور واقعات کی روشنی میں ان کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات یاد رہے کہ قرآن کریم کے ارشادات اور رسالت مآب کی تعلیمات میں کہیں یہ منقول نہیں یہ اعمال اور تاثیرات قرآن کریم کے مقاصد میں شامل ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اخیارِ اُمت نے عملاً ان کے ثمرات دیکھے ہیں اور قرآن کی ان روحانی تاثیرات سے انکار ممکن نہیں رہا، ہاں! قرآن کریم کے مقاصد اور ہیں اور وہی قرآن پاک کے بنیادی حقوق ہیں جو مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں اور ان کی تعمیل نے ہی قرآن کریم کو ایک انقلاب آفرین کتاب ثابت کیا تھا۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرِ آفاق تفسیر میں سورۃ فرقان کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر میں ان حقوق کا ذکر فرمایا ہے، آیت یہ ہے: وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں اپنی قوم اور امت کے بارے میں یہ شکایت پیش کریں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے بقول درج ذیل تمام صورتیں قرآن کریم کو چھوڑنے (ھجران) میں داخل ہیں:

① قرآن کریم کی تلاوت کے دوران شور برپا کرنا یا ایسا مشغلہ اختیار کرنا کہ نہ تو خود قرآن کریم کی طرف دھیان رہے اور نہ کوئی دوسرا اس کی طرف متوجہ ہو سکے۔

۲ قرآن کریم کا علم حاصل نہ کرنا۔
۳ قرآن کریم کا حفظ ترک کرنا۔
۴ قرآن کریم پر ایمان نہ لانا اور اس کی تصدیق نہ کرنا۔
۵ اس کے اندر تدبر اور غور وفکر کو ترک کر دینا۔
٦ قرآن کریم کے احکام (اس کے امر و نواہی) پر عمل نہ کرنا۔
۷ قرآن کریم کو چھوڑ کر شعر و شاعری، افسانوں، گانوں، لہو ولعب میں مشغول ہونا، اور قرآن کے معاملے میں لوگوں کے اقوال کو ترجیح دینا۔

خوب ارشاد فرمایا گیا ہے ؎

صوفی پشمینہ پوش حال مست
از شراب نغمۂ قوال مست
آتش از شعر عراقی در دلش
در نمی سازد بقرآن محفلش

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں جو بڑے کریم اور بہت زیادہ احسانات کرنے والے اور ہر چیز پر قادر ہیں کہ ہمیں یہ کام سے خلاصی عطا فرمادیں جو اس کو ناراض کرتی ہے اور ہمیں اپنے پسندیدہ کاموں میں ایسے طور پر مصروف فرمادیں جو انہیں محبوب اور پسندیدہ ہیں جس میں اس کی کتاب قرآن مجید کو یاد کرنا، اس کو سمجھنا اور رات دن اس کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنا داخل ہے، بے شک وہ بڑے کریم اور وھاب ہیں۔

ابن کثیر کی عبارت ملاحظہ ہو:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (30)

يقول تعالى مخبرا عن رسوله ونبيه محمد -صلوات الله وسلامه عليه دائما إلى يوم الدين- أنه قال: (يارب إن قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا)، وذلك أن المشركين كانوا لا يصغون للقرآن ولا يسمعونه، كما قال تعالى: (وقال الذين كفروا لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون) [فصلت: 26] وكانوا إذا تلي عليهم القرآن أكثروا اللغط والكلام في غيره، حتى لا يسمعوه. فهذا من هجرانه، وترك [علمه وحفظه أيضا من هجرانه، وترك [الإيمان به وتصديقه من هجرانه، وترك تدبره وتفهمه من هجرانه، وترك العمل به وامتثال أوامره واجتناب زواجره من هجرانه. والعدول عنه إلى غيره -من شعر أو قول أو غناء أو لهو أو كلام أو طريقة مأخوذة من غيره- من هجرانه، فنسأل الله الكريم المنان القادر على ما يشاء، أن يخلصنا مما يسخطه، ويستعملنا فيما يرضيه، من حفظ كتابه وفهمه، والقيام بمقتضاه آناء الليل وأطراف النهار، على الوجه الذي يحبه ويرضاه، إنه كريم وهاب.

ماذا تنوي عند تلاوة القران الكريم؟

آپ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت کیا نیت کرتے ہیں؟

كثيرا من المسلمين لا يقرأ القرآن إلاّ بقصد الثّواب والأجر فقط، وغفل عن عظيم منافع القرآن وأنّه كلّما قرأ القرآن بنيّة نال فضلها وحققها الله له. كما قال النّبي ﷺ: ((إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرء ما نوى)) - الحديث-

فالقرآن منهج حياة، والنية تجارة العلماء فمن هذا المنطلق أذكر نفسي وإخواني بأن تكون نية المسلم عند القراءة:

ترجمہ: مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد قرآن کریم کی تلاوت صرف ثواب واجر حاصل کرنے کے لیے کرتی ہے، اور قرآن کریم کے جو بہت بہت منافع اور فوائد ہیں اُس سے غافل ہیں اور جو شخص جب بھی قرآن کریم کی تلاوت نیت کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فضیلت ضرور عطا فرماتے ہیں اور اس کا ثواب اس کے لیے ثابت ہوجاتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ((إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرء ما نوى))۔ تمام اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو اس نے نیت کی ہے، پس قرآنِ کریم پوری زندگی کا دستور ہے اور اس میں بہترین نیت کرنا یہ علماء کی تجارت ہے، پس اس راستے پر چلتے ہوئے میں اپنے آپ کو اور اپنے تمام بھائیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کی اور خاص طور پر دورۃ القرآن الکریم میں شامل ہر طالب علم کی قرآن مجید کی تلاوت کے وقت یہ نیت ہونی چاہیے:

١. أقرأ القرآن بنية العلم والعمل به.

میں قرآن کریم کو علم حاصل کرنے اور اُس علم پر عمل کرنے کی نیت سے تلاوت کرتا ہوں۔

٢. أقرأ القرآن بنية الهداية من الله لنفسى و ذريتى وأهل بيتى

میں اپنی ذات کے لیے، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کے لیے قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی نیت سے تلاوت کرتا ہوں

٣. أقرأ القرآن بنية مناجاة الله تعالى.

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ مناجات کرنے کی نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں۔

٤. أقرأ القرآن بنية الاستشفاء به من الأمراض الظاهرة والباطنة.

میں اپنے تمام ظاہری اور باطنی امراض سے شفایابی حاصل کرنے کی نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں۔

٥. أقرأ القرآن بنية أن يخرجني الله من الظلمات إلى النور.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف پہنچادے۔

٦. أقرأ القرآن لأنه علاج لقسوة القلب، وفيه طمأنينة القلب، ودفع الوسواس المصيطر عليه .

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں کہ اس سے دل کی قساوت اور سختی کا علاج ہوتا ہے اور اس سے قلب کو طمانیت حاصل ہوتی ہے، اور اس سے اُس شیطان کے وسوسے دور ہوجاتے ہیں جو ہر انسان کے ساتھ ہے۔

٧. أقرأ القرآن بنية صرف الحسد والعين عنى وعن أهل بيتى

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں تاکہ مجھ اور میرے تمام گھر والوں سے حسد اور بری نظر دور ہوجائے۔

٨. أقرأ القرآن حتى لا أكتب من الغافلين وأكون من الذاكرين.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے غافلین میں نہ لکھیں اور میرا شمار ذاکرین میں ہوجائے۔

٩. أقرأ القرآن بنية زيادة إيماني ويقينى بالله.

میں اپنے ایمان کی زیادتی اور اللہ پر اپنے یقین کے اضافے کے لیے تلاوت کرتا ہوں۔

١٠. أقرأ القرآن بنية الامتثال لأمر الله تعالى بالترتيل.

میں اس نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

١١. أقرأ القرآن حتى أنال شفاعة القرآن الكريم يوم القيامة.

میں اس نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے قرآن کریم کی شفاعت عطا فرمائیں۔

١٢. أقرأ القرآن حتى يرفعني وينفعني الله به .

میں اس نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے رفعت اور بلندی عطا فرمائے اور اس کے ذریعے نفع عطا فرمائے

١٣. أقرأ القرآن حتى أرتقي به في درجات الجنة كما قال النبى اقرأ وارتق ورتل

میں اس نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں تاکہ میں جنت کے درجات میں چڑھ جاؤں کیونکہ آپ ﷺ فرمایا ہے کہ تم قرآن مجید کی تلاوت کرو اور جنت کے درجات پر چڑھتے چلے جاؤ اور تلاوت ترتیل کے ساتھ کرو۔

١٤. اقرأ القرآن بنية أن ألبس تاج الوقار، ويكسى والداي بحلتين لا تقوم لهما الدنيا.

میں اس نیت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے قیامت کے دن وقار کا تاج پہنائیں، میرے والدین کو اللہ تعالیٰ ایسے جوڑے عطا فرمائیں جو ساری دنیا مل کر بھی ان جوڑوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

١٥. أقرأ القرآن بنيه ذكر الله وطلب المعية (وأنا معه حين يذكرنى) والتقرب إلى الله بكلامه.

میں قرآن مجید کی تلاوت اللہ کے ذکر کی نیت سے کرتا ہوں اور یہ نیت کرتا ہوں کہ اس سے مجھے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو گی، کیونکہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندہ جب میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے کلام کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی نیت کرتا ہوں۔

١٦. أقرأ القرآن حتى أكون من أهل الله وخاصته.

میں قرآن مجید اس لیے تلاوت کرتا ہوں تا کہ میں اللہ والوں میں شامل ہو جاؤں اور اللہ کے خاص بندوں کی صف میں آجاؤ

١٧. أقرأ القرآن بنية أبطال أى سحر أو مس شيطانى أصابني أو أحد من أهل بيتى.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں تا کہ ہر قسم کا سحر اور جادو اور شیطانی حملوں سے میری حفاظت ہو جائے جو مجھے اور میرے گھر والوں کو پہنچ رہے ہیں۔

١٨. أقرأ القرآن بنية أن النظر في المصحف عبادة.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کلام کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

١٩. أقرأ القرآن بنية الحصول على الخيرية والفضل عند الله.

میں قرآن مجید کی تلاوت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں بزرگی اور خیریت کے حصول کی نیت سے کرتا ہوں۔

٢٠. أقرأ القرآن حتى يكون ريحي طيبا .

میں قرآن مجید کی تلاوت اس لیے کرتا ہوں تا کہ میری خوشبو بہت زیادہ پاکیزہ ہوں۔

٢١. أقرأ القرآن لأن الله يجلي به الأحزان، ويذهب به الهموم والغموم.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے غموں کو اور ہر طرح کے افکار کو اس کی برکت سے دور فرما دے۔

٢٢. اقرأ القرآن ليقضى الله به حاجاتى ويستجب دعواتى

میں قرآن مجید کی تلاوت اس لیے کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے میری تمام حاجات کو پورا فرما دے اور میرے دعاؤں کو قبول فرما لے۔

٢٣. أقرأ القرآن ليكون أنيسي في قبري، ونورا لي على الصراط

میں قرآن مجید کی تلاوت اس لیے کرتا ہوں تا کہ یہ قرآن مجید میری قبر میں میرا ساتھی بن جائے اور پل صراط میرے لیے روشنی بن جائے۔

٢٤. أقرأ القرآن بنية تنفيذ وصية النبى ﷺ. حيث قال اقرؤ القران

میں قرآن مجید کی تلاوت اس غرض سے کرتا ہوں کہ میں حضور ﷺ کی وصیت پر عمل کروں جو آپ ﷺ نے فرمایا قرآن مجید پڑھا کرو۔

٢٥. أقرأ القرآن للثواب حتى يكون لى بكل حرف حسنة والحسنة ب ١٠ حسنات، والله يضاعف لمن يشاء.

میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں ثواب کی غرض سے تا کہ مجھے ہر ایک حرف کے بدلے میں ایک حسنہ نیکی ملے (اور ایک حسنہ دس حسنات کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے)

٢٦. أقرأ القرآن بنية النجاة من النار ومن عذاب الله.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس نیت سے کرتا ہوں کہ جہنم اور اللہ کے عذاب سے بچ جاؤں۔

٢٧. أقرأ القرآن ليربيني الله ويؤدبني بالأخلاق التي تحلى بها الرسول ﷺ.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس لیے کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ میری تربیت فرمائیں اور مجھے وہ اخلاق نصیب فرمادیں جن کے ساتھ رسول اللہ ﷺ مزین تھے۔

٢٨. أقرأ القرآن لأشغل نفسي بالحق حتى لا تشغلني بالباطل.

میں قرآن مجید کی تلاوت اس غرض سے کرتا ہوں تا کہ میرا نفس حق کے ساتھ مشغول رہے اور باطل کے ساتھ مشغولیت سے محفوظ ہو جائے۔

٢٩. أقرأ القرآن لمجاهدة النفس والشيطان و الهوى.

میں قرآن مجید کی تلاوت اپنے نفس و شیطان اور نفس کی بری خواہش کے ساتھ مجاہدہ کی نیت سے کرتا ہوں۔

٣٠. أقرأ القرآن ليجعل الله بيني وبين الكافرين حجاباً مستوراً يوم القيامة.-

میں قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے اور کافروں کے درمیان قیامت والے دن ایک زبردست قسم کی آڑ بنا دے۔

اللهم اجعلنا من أهل القران وخاصته

مضامینِ قرآنی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

قرآن مجید کے بنیادی مضامین کو مختلف اہل علم نے مختلف انداز میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ایک انداز حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کا ہے جس کی طرف میں مختصر اشارہ کروں گا جس سے یہ اندازہ ہوجائے گا کہ شاہ صاحب قرآن مجید کے ان مضامین کو کس انداز سے بیان کرتے ہیں۔وہ ایک لفظ ''تذکیر'' کا استعمال کرتے ہیں جس کے معنی ہیں یاد دلانا،اور یہ لفظ اس لیے استعمال کیا گیا کہ قرآن مجید نہ صرف سابقہ آسمانی کتابوں میں دی گئی ہدایت الٰہی کی یاد دہانی ہے بلکہ خود قرآن مجید کے اپنے مضامین اور اساسی تعلیمات کی اس میں بار بار یاد دہانی کرائی گئی ہے۔اس لیے قرآن مجید کے مضامین کے سیاق وسباق میں تذکیر کا لفظ برمحل ہے۔شاہ صاحب کے نزدیک قرآن مجید کے بنیادی مباحث درج ذیل ہیں،اب ان مضامین کی نمبروار تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

① تذکیر باحکام اللہ:

یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کو یاد دلانا۔حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی اصطلاح میں یہ قرآن مجید کا ایک بہت اہم اور بنیادی مضمون ہے۔امت مسلمہ میں جو حضرات قرآن مجید کے اس مضمون میں زیادہ دلچسپی لیتے رہے اور جنہوں نے قرآن مجید کے اس پہلو پر گہرائی سے غور کر کے ان حکام کو زیادہ مرتب کیا وہ فقہائے اسلام کہلاتے ہیں۔ان حضرات نے قرآن مجید میں بیان کیے گئے ان احکام کو اپنی زندگی کا ایک اختصاصی مضمون بنایا اور فقہ اسلامی کا ایک وسیع ذخیرہ پوری لائبریری کی شکل میں مرتب کر کے رکھ دیا۔یہ فقہی احکام جو قرآن مجید میں بیان ہوئے جن کی مزید تفصیل حدیث میں آئی اور جن کے بارے میں مزید شرح وبسط سے فقہائے اسلام نے کام لیا اس کو شاہ صاحب نے چار اہم ذیلی عنوانات کے ذیل میں بیان کیا ہے۔

عبادات: یعنی وہ اعمال جو انسان اور اللہ کے درمیان تعلق کو مضبوط کرتے ہیں مثلاً نماز،روزہ،زکوٰۃ،اور حج۔

معاملات: یعنی وہ احکام جو انسان کے انسانوں کے ساتھ تعلقات کو منضبط کرتے ہیں۔ان احکام میں انسانوں کی گھریلوزندگی،نکاح،طلاق،خرید وفروخت اور جنگ اور صلح وغیرہ کے قوانین شامل ہیں۔معاملات میں وہ سب چیزیں شامل ہیں جو قانون کا موضوع سمجھی جاتی ہے۔

تدبیر منزل: یعنی انسان کی عائلی زندگی کی ترتیب اور نظم۔یہ خاندانی روابط کا وہ معاشرتی پہلو ہے جس کی پاسداری کرکے ہی خاندان اور معاشرہ کے اداروں کو کامیابی سے چلایا جاسکتا ہے۔خاندانی اور معاشرتی روابط کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ایک پہلو قانونی حقوق وفرائض کا ہوتا ہے جن کے حصول اور دادرسی کے لیے انسان عدالت میں جاتا ہے۔لیکن ان کے علاوہ بھی گھریلوزندگی کے بے شمار امور ایسے ہوتے ہیں جو عدالتی چارہ جوئی کے بجائے آپس می افہام وتفہیم اور ہم آہنگی سے چلتے ہیں۔ان کے لیے آدمی ہر وقت عدالتوں کا رخ نہیں کرتا۔آپس کے حقوق وفرائض کو سمجھنا اور ان کا خیال رکھنا ہی خاندانی اور معاشرتی زندگی کے تحفظ کا ضامن ہوتا ہے۔

تدبیر مُدن: یعنی حکومتوں کے نظام کو چلانا اور اس میں ہدایات اور رہنمائی فراہم کرنا۔یہ چار بڑے شعبے ہیں جنھیں شاہ صاحب احکام کی چار بڑی شاخیں قرار دیتے ہیں۔گویا تذکیر باحکام اللہ جو قرآن مجید کے پانچ بڑے موضوعات میں سے ایک ہے۔جو چار ذیلی شاخوں پر مشتمل ہے۔

۲ مخاصمہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن مجید کا دوسرا بنیادی مضمون مخاصمہ ہے۔مخاصمہ سے مراد یہ ہے کہ دوسری اقوام یا دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے جو مکالمہ ہوا اس کا اسلوب کیا ہو،اور اس کے قواعد اور رہنما رجات کیا ہوں۔اس مکالمہ،یا قرآنی اصطلاح میں مخاصمہ،کا ایک خاص اسلوب قرآن مجید میں آیا ہے۔دوسری اقوام کے غلط عقائد پر تبصرہ،ان غلطیوں کی اصلاح اور ان کی جگہ صحیح عقائد کی یاددہانی۔اگر ان کی طرف سے کوئی اعتراض آئے تو اس اعتراض کا جواب اور اعتراض کی کمزوری کی وضاحت کہ وہ اعتراض کس غلط فہمی پر مبنی ہے اور اس غلط فہمی کی تشریح۔یہ ساری چیزیں مخاصمہ کے

ضمن میں آتی ہیں۔ علماء اسلام میں وہ حضرات جو اس مضمون سے سے زیادہ دلچسپی رکھتے تھے اور جنہوں نے اس پر زیادہ توجہ دی وہ متکلمین اسلام کہلاتے ہیں۔ مخاصمہ کے ضمن میں قرآن مجید نے جہاں جہاں ضرورت سمجھی ہے وہاں گمراہ فرقوں کے عقائد کی تردید بھی کی ہے۔ گمراہ فرقوں میں قرآن مجید نے چار کو بہت اہمیت دی ہے:

(۱) یہودی (۲) عیسائی (۳) مشرکین (۴) منافقین

یہودیوں میں گمراہی کی کون سی شکلیں رائج ہیں اور ان کے اسباب کیا تھے۔ اسی طرح عیسائیوں میں گمراہی کی کون سی شکلیں رائج ہیں اور ان کے اسباب کیا تھے۔ ان سوالات پر قرآن مجید میں جابجا باحث موجود ہیں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے بعد قرآن مجید میں مشرکین کے عقائد پر تبصرے ہیں۔ مشرکین میں وہ تمام اقوام شامل ہیں جو بت پرستی کے کسی نہ کسی مرض میں گرفتار ہیں اور کسی آسمانی مذہب کی کوئی بدلی ہوئی شکل نہیں ہیں ان سب کو مشرکین کے ایک عمومی زمرہ میں رکھا گیا ہے۔

چوتھا اور آخری گروہ منافقین کا ہے۔ قرآن مجید کی مدنی سورتوں میں ان کی زیادہ تفصیل ہے خاص طور پر مدنی کے اہم واقعات، مثلاً غزوہ احد، واقعہ افک، غزوہ مریسیع اور غزوہ احزاب کے ضمن میں منافقین کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے اندر نفاق کا جو مرض پیدا ہوا وہ کیونکر پیدا ہوا اور اس کے کیا عوامل اور محرکات تھے۔ یہ طرز عمل کس طرح اور کن اسباب سے پیدا ہوا۔ اور مسلمان اس سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ یہ چار وہ طبقات یا مذہبی فرقے ہیں جن پر قرآن مجید نے تبصرہ کیا ہے اور یہ مخاصمہ کا خصوصی موضوع ہیں۔

③ تذکیر بآلاء اللہ

تیسرا مضمون وہ ہے جس کو حضرت شاہ صاحب تذکیر بآلاء اللہ کے عنوان سے یاد کرتے ہیں۔ یہ ایک اعتبار سے توحید اور عقائد ہی کا ایک مہتم بالشان شعبہ ہے۔ ایک اعتبار سے یہ عقائد کا ایک پہلو ہے، اور ایک دوسرے اعتبار سے اپنی انفرادی شان بھی رکھتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور اس کی قدرت کاملہ اور بندے پر اللہ تعالیٰ کے جو خاص انعامات ہیں ان کا تذکرہ اور بار بار یاددہانی خود اپنی جگہ ایک اہمیت کی حامل ہے۔ بندوں کو اپنی نعمتوں سے سرفراز کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے جو عجیب وغریب نمونے کھائے ہیں ان کو قرآن مجید میں آلاء کے جامع لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ان

دورۃ القرآن الکریم وعلومہ بمقام: مسجد اختر گلستان جوہر، بلاک ۱۲ کراچی ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00
رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993
بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

سب کی مسلسل یاد دہانی اور تذکیر ضروری ہے تاکہ انسان ان میں غور وخوض کرے۔ان آلاء کی عظمتوں کا احساس کرے اور یوں اپنے اندر شکر کا جذبہ کرے۔جب شکر کا جذبہ پیدا ہوگا تو پھر عبادت کا ذوق پیدا ہوگا اور جب عبادت کا ذوق پیدا ہوگا تو انسان فلاح کے اس راستہ پر چل پڑے گا جو قرآن کی منزل مقصود ہے۔

تذکیر بالاء اللہ میں وہ نعمتیں بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے پہلے سے تیار کر دی تھیں، تخلیق آدم سے پہلے سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو سامان تیار کیا ہوا تھا اور روئے زمین پر انسان کی راحت اور آرام کے جو اسباب فراہم کر دیے تھے، ان کا تذکرہ جابجا قرآن مجید میں موجود ہے۔انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اس کی خدمت کے لیے چاند، سورج، دریا، پہاڑ، سمندر، ہوا، پانی، جمادات، نباتات اور حیوانات سب موجود تھے، ان سب کو پیدا کر کے آخر میں انسان کو بھیجا گیا کہ اب سارا اسٹیج تیار ہے، جاؤ اور منصب خلافت سنبھالو، خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے پورا ماحول تیار کرنے کے بعد ہی حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا کہ اب آپ جا کر چارج لے لیں اور اپنی ذمہ داری سنبھال لیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں یا اس کے عجائب قدرت کے وہ کرشمے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے پہلے سے تیار کر کے رکھ دیے تھے، ان کا بھی تذکرہ ہے، ان کے علاوہ کچھ نعمتیں وہ ہیں جن کا ظہور اللہ تعالیٰ کی صفات سے مسلسل ہو رہا ہے اور انسان ان کے ثمرات سے مستفیض ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت، اس کی صفت رحمت، اس کی صفت ربوبیت وہ چند اہم صفات ہیں جن کی برکات وثمرات کا مشاہدہ ہر وقت ہر انسان کر رہا ہے، جن کے ثمرات سے ہر وقت انسان متمتع ہو رہا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کی عمومی نعمتوں کی یاد دہانی، یہ حضرت شاہ صاحب کی نظر میں قرآن مجید کا کا تیسرا بنیادی مضمون ہے۔

④ تذکیر بایام اللہ

قرآن مجید کا چوتھا بنیادی مضمون وہ ہے جس کو حضرت شاہ صاحب تذکیر بَایّامِ اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، یعنی دین پر عمل کرنے یا نہ کرنے کے نقطۂ نظر سے انسانیت کی تاریخ اور اس کا نشیب وفراز۔ماضی میں جتنے اچھے انسان ہوئے یا برے انسان ہوئے، ان کے واقعات، ان کے اس لیے بیان کیا جائے کہ پڑھنے والے اچھے راستے کو اختیار کریں اور برے راستے سے بچیں۔

(۵) تذکیر بالموت ومابعد الموت

پانچواں اور آخری مضمون جو شاہ صاحب کے نزدیک قرآن مجید کا بنیادی مضمون ہے وہ تذکیر بالموت ومابعد الموت، یعنی موت اور موت کے بعد آنے والے تمام واقعات کی یاد دہانی، یوں تو یہ عقائد ایک حصہ ہے لیکن چونکہ مرنے کے بعد کی زندگی کا عقیدہ ایک بہت اہم اور بنیادی عقیدہ ہے اس لیے اس کو ذہن نشین کرانے کا قرآن مجید میں خصوصی اہتمام کیا گیا ہے، اس اہمیت کے پیش نظر شاہ صاحب نے اس کو ایک الگ بنیادی مضمون کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔

یہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے بیان کردہ علوم خمسہ ہیں، جن میں انہوں نے قرآن مجید کے مضامین کو ایک خاص انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

ان تمام مباحث کو ایک نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں: